روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

بدھ 17/ اکتوبر 2012ء 29 ذیقعد 1433 ہجری 17/ اخاء 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 242

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت حکیم فضل دین صاحب بھیروی رفیق حضرت مسیح موعود قرآن مجید کا درس باقاعدہ دیتے تھے۔ احمدی اور غیر احمدی بھی اس سے مستفید ہوتے تھے۔ ایک دفعہ مکرم حکیم اللہ دین صاحب آف شیخ پور نزد بھیرہ کو جو غیر احمدی تھے کہا گیا کہ مرزائیوں کا درس کیوں سنتے ہو؟ تو انہوں نے جواباً کہا کہ اب سوائے احمدیوں کے قرآن کو کوئی نہیں جانتا۔ (تاریخ احمدیت بھیرہ ص 40)

حضرت ملک مولا بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کو قرآن عظیم کے مطالعہ اور اس پر غور و تدبر کرنے کا بہت شوق تھا۔ جب کسی آیت کی لطیف تفسیر ذہن میں آتی اسے نوٹ کر لیتے۔ ''الفضل'' اور ''ریویو آف ریلیجنز'' انگریزی میں آپ کے کئی مضامین چھپے ہوئے ہیں۔ (الفضل 27/ اکتوبر 2008ء)

حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب بچپن میں اپنے والدین کے ساتھ قادیان گئے اور حضرت مسیح موعود کو قرآن شریف کا ایک حصہ پڑھ کر سنایا۔ حضرت مسیح موعود سن کر بہت خوش ہوئے اور ان کو پیار سے گود میں بٹھا لیا۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 23 جنوری 1953ء)

(سید محمود اللہ شاہ ص 4)

حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب قرآن مجید کے حافظ تھے اور کلام اللہ سے ان کو گہرا عشق تھا۔ آپ نے سکول میں قرآن مجید حفظ کرنے کا اس طرح انتظام کر رکھا تھا کہ کلاسوں کے لحاظ سے قرآن مجید کے پاروں کو حفظ کرنے کے لئے تقسیم کیا ہوا تھا۔ ہر کلاس کے دو سیکشن ہوا کرتے تھے۔ چھٹی سے لے کر کلاس دہم تک پانچ کلاسیں تھیں۔ ہر کلاس کے ذمہ چھ چھ پارے حفظ کرنے کے لئے لگا دیئے جاتے تھے۔ اسی طرح سکول کے سارے طلباء اگر جمع ہوں تو سارا قرآن مجید زبانی سنا جا سکتا تھا۔ کلاسوں کے انچارج اس کام کے ذمہ دار ہوا کرتے تھے۔ (سید محمود اللہ شاہ صاحب ص 87)

آپ کے متعلق مکرم منیر احمد صاحب بانی لکھتے ہیں:۔

مجھے خوب یاد ہے ہماری جماعت میں ہر طالب علم کے ذمہ ایک رکوع تھا اس طرح ساری کلاس نے مل کر پورا پارہ یاد کر لیا اور سارے سکول نے مل کر پورا قرآن پاک حفظ کر لیا۔

(الفضل 28 فروری 2011ء ص 4 کالم 4)

میں قرآن پڑھوں گا

ایک دفعہ حضرت بلالؓ حضرت عمرؓ سے ملنے آئے وہ سوئے ہوئے تھے۔ حضرت بلالؓ نے ان کے خادم اسلم سے پوچھا تم حضرت عمرؓ کو کیسا پاتے ہو؟ انہوں نے کہا وہ تمام لوگوں میں سے بہترین انسان ہیں۔ مگر جب ناراض ہوں تو پھر معاملہ خطرناک ہو جاتا ہے۔ بلالؓ کہنے لگے اگر میں ان کے پاس ہوں اور وہ ناراض ہو جائیں تو میں ان کے سامنے قرآن پڑھنا شروع کر دونگا یہاں تک کہ ان کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے۔ (ابن سعد جلد 3 ص 309)

معاشی بحران کا حل

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

''اس وقت ہم احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ دنیا کو اس بات سے ہوشیار کریں کہ ان سب آفتوں اور بحرانوں کی اصل وجہ خدا تعالیٰ سے دُوری ہے۔ بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف عدم توجہگی ہے۔ دوسروں کے وسائل پر حریصانہ نظر رکھنا ہے۔ پس اگر مستقل حل چاہتے ہیں تو ان چیزوں کے بارے میں سوچنے کی ضرورت ہے۔ کئی بلین ڈالرز یا کئی بلین پاؤنڈز کی جو بیل آؤٹ (Bailout) ہے یا خرچ کرنا ہے یا امداد ہے وہ مستقل حل نہیں ہے کیونکہ اگر سوچا جائے تو یہ رقم بھی اسی جیب سے نکلتی ہے جس کو پہلے ہی نقصان ہو چکا ہے۔''

(خطبات مسرور جلد 6 صفحہ 447)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

سالانہ اجتماع انصاراللہ کا التواء

مجلس انصاراللہ پاکستان کا سالانہ اجتماع بوجوہ ملتوی کیا جاتا ہے۔ 21,20,19/ اکتوبر سال 2012ء کو یہ اجتماع نہیں ہوگا۔ ضلعی عہدیداران جملہ مجالس کو یہ اطلاع پہنچا دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

قربانی کی کھالوں کے ٹینڈر

قربانی کی کھالوں کے ٹینڈر مطلوب ہیں خواہشمند حضرات اپنے ٹینڈر مورخہ 25/ اکتوبر 2012ء کو شام ساڑھے چار بجے تک دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروا دیں۔ ٹینڈر مورخہ 25/ اکتوبر 2012ء کو شام پانچ بجے ٹینڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

مشعل راہ

قرآن شریف خوب غور اور تدبر سے پڑھو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 9 اپریل 2004ء میں حضرت مسیح موعود کے حوالے سے فرماتے ہیں۔

پھر آپ فرماتے ہیں:

''یاد رکھو! نری بیعت سے کچھ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اس رسم سے راضی نہیں ہوتا جب تک کہ حقیقی بیعت کے مفہوم کو ادا نہ کرے۔ (اگر بیعت کے مفہوم کو ادا نہیں کرتے) اس وقت تک یہ بیعت، بیعت نہیں نری رسم ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ بیعت کے حقیقی منشاء کو پورا کرنے کی کوشش کرو۔ یعنی تقویٰ اختیار کرو۔ قرآن شریف کو خوب غور سے پڑھو اور اس پر تدبر کرو اور پھر (اس پر) عمل کرو کیونکہ سنت اللہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نرے اقوال اور باتوں سے خوش نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے کے واسطے ضروری ہے کہ اس کے احکام کی پیروی کی جاوے۔ اور اس کے نواہی سے بچتے رہو۔ اور یہ ایک ایسی صاف بات ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ انسان بھی نری باتوں سے خوش نہیں ہوتا بلکہ وہ بھی خدمت ہی سے خوش ہوتا ہے۔ سچے .... اور جھوٹے ...... میں یہی فرق ہوتا ہے کہ جھوٹا .... باتیں بناتا ہے کرتا کچھ نہیں۔ اور اس کے مقابلے میں حقیقی ...... عمل کر کے دکھاتا ہے، باتیں نہیں بناتا۔ پس جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ میرا بندہ میرے لئے عبادت کر رہا ہے اور میرے لئے میری مخلوق پر شفقت کر رہا ہے تو اس وقت (وہ) اپنے فرشتے اس پر نازل کرتا ہے اور سچے اور جھوٹے .... میں جیسا کہ اس کا وعدہ ہے فرقان رکھ دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد نمبر 3 صفحہ 615۔ جدید ایڈیشن)

تو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا کہ عبادات بجا لاؤ، نمازیں پڑھو، دعائیں کرو، اللہ سے اس کا فضل مانگو پھر اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تعلیم کو سمجھو اور یہ تعلیم ہمیں قرآن کریم سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اس لئے قرآن کریم کو بھی غور سے پڑھو، اس پر تدبر کرو، سوچو اور اس میں دیئے گئے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ کیونکہ اگر ہمیشہ کی ہدایت پانی ہے، ہمیشہ سیدھے راستے پر چلنا ہے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کا لطف اٹھانا ہے تو پھر اس تعلیم پر عمل کرنا بھی ضروری ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں دی ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے (۔)۔ (سورۃ بنی اسرائیل آیت: 10) یقیناً یہ قرآن اس (راہ) کی طرف ہدایت دیتا ہے جو سب سے زیادہ قائم رہنے والی ہے اور ان مومنوں کو جو نیک کام کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ ان کے لئے بہت بڑا اجر (مقدر) ہے۔

ایک حدیث میں ہے حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن کریم سیکھتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن باب خیر کم من تعلم القرآن)

پھر ایک دوسری روایت میں آتا ہے زید کہتے ہیں کہ انہوں نے ابو سلام سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابو امامۃ الباہلی نے مجھے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قرآن پڑھو کہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لئے بطور شفیع آئے گا۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو قرآن کریم کا کچھ حصہ بھی یاد نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔

(ترمذی کتاب فضائل القرآن باب من قرأ حرفاً)
(روزنامہ الفضل 6 جولائی 2004ء)

یہ نسخہ بھی آزما

جو خاک میں ملے اُسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

عاشق جو ہیں وہ یار کو مر مر کے پاتے ہیں
جب مر گئے تو اس کی طرف کھینچے جاتے ہیں

زندہ وہی ہیں جو کہ خدا کے قریب ہیں
مقبول بن کے اس کے عزیز و حبیب ہیں

وہ دُور ہیں خدا سے جو تقویٰ سے دُور ہیں
ہر دم اسیر نخوت و کبر و غرور ہیں

تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو

اے کرم خاک چھوڑ دے کبر و غرور کو
زیبا ہے کبر حضرت رب غیور کو

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں

چھوڑو غرور و کبر کہ تقویٰ اسی میں ہے
ہو جاؤ خاک مرضیٔ مولیٰ اسی میں ہے

تقویٰ کی جڑھ خدا کے لئے خاکساری ہے
عفت جو شرط دیں ہے وہ تقویٰ میں ساری ہے

درثمین

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

حضرت مسیح موعود عام خلق اللہ کی بھلائی اور مدد کے لئے تمام عمر مصروف رہے اور ہر فرق کو مٹا دیا

جماعت احمدیہ کی طرف سے بلا لحاظ مذہب و ملت مخلوق خدا کی خدمت

خلفاء سلسلہ کی قیادت میں جماعت احمدیہ خدمت خلق کے میدان میں کارہائے نمایاں سرانجام دیتے ہوئے ترقی کی طرف رواں دواں ہے

مکرم طارق حیات صاحب

شرائط بیعت

حضرت مسیح موعود شرائط بیعت میں سے دو شرائط اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

چوتھی شرط: یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور (مومنوں) کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

نویں شرط: یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔

(اشتہار تکمیل تبلیغ 12 جنوری 1889ء)

پھر فرماتے ہیں۔

مرا مطلوب و مقصود و تمنا خدمت خلق است
ہمیں کارم ہمیں دارم ہمیں رسم ہمیں راہم

ایک عربی مقولہ ہے کہ ''اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ'' یعنی حقیقی نیک بخت اولاد اپنے والد کے نقش قدم پر چلنے والی ہوا کرتی ہے اگر اسی اصول کو روحانی جماعتوں پر چسپاں کیا جائے تو خیر و برکت سے حصہ لینے والی حقیقی جماعتیں اپنے بانی اور روحانی باپ کے اخلاق عالیہ کو زندہ رکھنے اور نئے سنگ میل طے کرنی والی ہوا کرتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود عام خلق اللہ کی بھلائی اور مدد کے لئے دامے درمے اور سخنے تمام عمر مصروف رہے اور اس ثواب کے کام اور فیض رسانی میں نہایت جانفشانی سے قومی اور غیر ملکی کے فرق کو مٹا دیا۔ جماعت احمدیہ اپنے بانی اور امام کی ان نصائح اور نمونہ کو خلفائے احمدیت کے زیر قیادت نہ صرف زندہ رکھے ہوئے ہے بلکہ ترقی کی جانب رواں دواں ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت خلق کے بارہ میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی روایت ہے، یاد رہے کہ ''ہندوستان کے اس عالم انسان نے ایک لمبا عرصہ حضرت مسیح موعود کے گھر کے ایک حصہ میں رہائش رکھی اور آپ کے سیرت طیبہ کے عینی شاہد ٹھہرے، فرماتے ہیں:۔

مخلوق خدا کے لئے کمر بستہ اور مستعد

حضرت کمر بستہ اور مستعد کھڑے ہیں جیسے کوئی یورپین اپنی دنیوی ڈیوٹی پر چست اور ہوشیار کھڑا ہوتا ہے اور پانچ چھ صندوق کھول رکھے ہیں اور چھوٹی چھوٹی شیشیوں اور بوتلوں میں سے کسی کو کچھ اور کسی کو کوئی عرق دے رہے ہیں اور کوئی تین گھنٹے تک یہی بازار لگا رہا اور ہسپتال جاری رہا۔

فراغت کے بعد مَیں نے عرض کیا حضرت یہ تو بڑی زحمت کا کام ہے اور اس طرح بہت سا قیمتی وقت ضائع جاتا ہے۔ اللہ اللہ کس نشاط اور طمانیت سے مجھے جواب دیتے ہیں کہ یہ بھی تو ویسا ہی دینی کام ہے یہ مسکین لوگ ہیں یہاں کوئی ہسپتال نہیں میں ان لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوا رکھتا ہوں جو وقت پر کام آجاتی ہیں۔

اور فرمایا: ''یہ بڑا ثواب کا کام ہے مومن کو ان کاموں میں سست اور بے پروانہ ہونا چاہئے۔''

میں نے بچوں کا ذکر کیا ہے عام خدمتگار عورتوں کی نسبت بھی آپ کا یہی رویہ ہے کئی دفعہ ایک آتی اور مطلوب چیز مانگتی ہے اور پھر پھر اس چیز کو مانگتی ہے ایک دفعہ بھی آپ نہیں فرماتے کہ کمبخت کیوں دق کرتی ہے جو کچھ لینا ہے ایک ہی دفعہ کیوں نہیں لے لیتی۔''

اسی طرح سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے بارہ میں ملتا ہے کہ آپ نے براہین احمدیہ کی اشاعت تک جن لوگوں کی مالی مدد فرمائی تھی ان کی تعداد ہزارہا تھی۔

اسی طرح سیرت المہدی میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے روایت درج فرمائی ہے جو حضرت مسیح موعود کی قادیان میں گزرے بچپن سے لے کر آخری عمر تک کی تمام زندگی کی عکاسی کرتی ہے۔ لکھا:۔

بیان کیا ہم سے حافظ روشن علی صاحب نے کہ جب منارۃ المسیح کے بننے کی تیاری ہوئی تو قادیان کے لوگوں نے افسران گورنمنٹ کے پاس شکایتیں کیں کہ اس منارہ کے بننے سے ہمارے مکانوں کی پردہ دری ہوگی۔ چنانچہ گورنمنٹ کی طرف سے ایک ڈپٹی قادیان آیا اور حضرت مسیح موعود کو (بیت) مبارک کے ساتھ والے حجرہ میں ملا۔ اس وقت قادیان کے بعض لوگ جو شکایت کرنے والے تھے وہ بھی اس کے ساتھ تھے۔ حضرت صاحب سے ڈپٹی کی باتیں ہوتی رہیں **اور اسی گفتگو میں حضرت صاحب نے ڈپٹی کو مخاطب کر کے فرمایا کہ یہ بڈھامل بیٹھا ہے آپ اس سے پوچھ لیں کہ بچپن سے لے کر آج تک کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ اسے فائدہ پہنچانے کا مجھے کوئی موقعہ ملا ہو اور میں نے فائدہ پہنچانے میں کوئی کمی کی ہو اور پھر اسی سے پوچھیں کہ کبھی ایسا ہوا ہے کہ مجھے تکلیف دینے کا اسے کوئی موقعہ ملا ہو تو اس نے مجھے تکلیف پہنچانے میں کوئی کسر چھوڑی ہو۔** حافظ صاحب نے بیان کیا کہ میں اس وقت بڈھامل کی طرف دیکھ رہا تھا اس نے شرم کے مارے اپنا سر نیچے اپنے زانوؤں میں دیا ہوا تھا۔ اور اس کے چہرہ کا رنگ سپید پڑ گیا تھا اور وہ ایک لفظ بھی منہ سے نہیں بول سکا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ بڈھامل قادیان کے آریوں کا ایک ممتاز رکن ہے اور (دین حق) اور اس سلسلہ کا سخت دشمن ہے......''

(سیرت المہدی روایت نمبر 148 حصہ اول صفحہ: 138-139 مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ، فروری 2008)

ذیل میں ''تاریخ احمدیت'' سے خلفائے احمدیت کی زیر قیادت جماعت احمدیہ کی طرف سے بلالحاظ مذہب و ملت مخلوق خدا کی خدمت اور امداد کے چیدہ چیدہ واقعات درج کئے جا رہے ہیں:۔

☆......مئی 1927 کے پہلے ہفتے میں لاہور میں کئی دن تک مسلمانوں کا خون نہایت بے دردی سے بہایا گیا۔ قادیان میں اس دردناک حادثہ کی خبر پہنچی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فوراً قیام امن، خدمت خلق اور امداد مظلومین کے لئے اپنے نمائندگان کو لاہور بھجوایا اور مسلمانوں کی قانونی امداد کے لئے الگ وکیل کو روانہ کیا۔ ان لوگوں کے کئی ماہ تک لاہور میں رہ کر مسلمانان لاہور کی خدمت کی، غیر احمدی اخبار نے شائع کیا کہ

''مرزائی (......) نے بڑے وسیع پیمانے پر لاہور کے مصیبت زدہ مسلمانوں کی ہر صورت میں یعنی قانونی اور نقدی کی بہم امداد پہنچانا شروع کر دی ہے۔''

☆......ان حالات میں صرف مظلوم مسلمانان لاہور کی امداد پر اکتفاء نہ کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے مسلمانان ہند کی اقتصادی، معاشی، سیاسی اور مذہبی ترقی کے لئے ایک ملک گیر تحریک چلانے کا فیصلہ کیا اور اس نیکی کے کام میں احمدیوں کی غیر معمولی کوششوں کے نتیجہ میں، مختصر وقت میں، وسیع علاقوں میں خاطر خواہ مثبت نتائج سامنے آنے لگے۔

☆......حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جولائی 1927ء میں آریوں کے ایک خطرناک منصوبہ کا انکشاف کرتے ہوئے (مومنوں) کو توجہ دلائی کہ شدھی کا زور جب سے شروع ہوا ہے ہندو صاحبان کی طرف سے مختلف سٹیشنوں پر آدمی مقرر ہیں جو عورتوں اور بچوں کو جو کسی بدقسمتی کی وجہ سے علیحدہ سفر کر رہے ہوں، بہکا کر لے جاتے ہیں اور انہیں شدھ کر لیتے ہیں۔ اس سلسلہ میں حضور نے (مومنوں) کو مشورہ دیا کہ ہر بڑے شہر میں لاوارث عورتوں اور بچوں کے لئے ایک جگہ مقرر ہونی چاہئے جہاں وہ رکھے جائیں نیز دہلی والوں کو اس کے انتظام کی طرف خاص توجہ دلائی اور فرمایا:۔

''یاد رکھنا چاہئے کہ قطرہ قطرہ سے دریا بن جاتا ہے ایک ایک آدمی نکلنا شروع ہو تو بھی کچھ عرصہ میں ہزاروں تک تعداد پہنچ جاتی ہے اور ان کی نسلوں کو مدنظر رکھا جائے تو لاکھوں کروڑوں کا نقصان نظر آتا ہے پس اس نقصان کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔''

☆......حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہندوؤں

کے مقابلہ میں مسلمانوں کی رہنمائی، کوشش اور توجہ کی بدولت کسی قدر بہتر صورت حال پیدا ہوئی تو سرحدی آزاد علاقہ میں سنی شیعہ فساد نے خرابی اور نقصان کا آغاز کر دیا اور وادی تیراہ کے علاقہ میں ہونے والے واقعات نے آگ بھڑکا دی۔ جس پر آپ نے فرمایا:۔

"سرحدی آزاد علاقہ کے شیعہ سنی فساد کی اطلاعیں ان لوگوں کے لئے جن کے دل میں اسلام کا درد ہے سخت صدمہ کا موجب ہوئی ہے .... کمیٹی کو چاہئے کہ ان لوگوں میں حقیقی صلح کرائے .... ایک فنڈ بھی فوراً کھولنا چاہئے تا کہ جن لوگوں کو اس افسوس ناک لڑائی میں مالی یا جانی نقصان پہنچا ہے ان کی مدد کی جا سکے۔ میں ایک لائق ڈاکٹر کی خدمات پیش کرتا ہوں جو بشرط ضرورت ان زخمیوں کا علاج کرے گا .... نیز میں ان لوگوں کے لئے جن کو اس لڑائی میں تکلیف پہنچی ہے ہر ایک قسم کی مالی و اخلاقی مدد دینے کا جو میری طاقت میں ہے وعدہ کرتا ہوں۔"

☆......انہی دنوں گجرات کاٹھیاوار میں سیلاب آیا خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور جماعت کے دوسرے دوستوں نے مصیبت زدگان کی مالی امداد فرمائی۔

☆......اسی طرح قادیان میں اطلاع پہنچی کہ ریاست الور میں مدارس بند کر دیئے گئے ہیں جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت کے مطابق ریاست سے خط و کتابت کے ذریعہ کوشش کی گئی کہ مدارس جاری رہیں۔

☆......1928ء کی بات ہے کہ بنگال اگرچہ مسلم اکثریت کا صوبہ تھا مگر پورے بنگال پر ہندو سرمایہ دار چھائے ہوئے تھے اور وہی زیادہ تعلیم یافتہ بھی تھے اس نازک صورت حال کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ماہ اکتوبر میں ملک غلام فرید صاحب ایم اے (سابق مربی جرمنی و انگلستان) کو بنگال بھجوایا۔ ملک صاحب نے کلکتہ، چاٹگام، اکھوڑہ، برہمن بڑیہ، بوگرہ، رنگپورہ، جمشید پور وغیرہ مشہور مقامات کا دورہ کیا اور کئی مقامات پر زوردار لیکچر دیئے۔ آپ کی تقاریر کی رپورٹیں معروف انگریزی اخبارات میں شائع ہوتی رہیں۔ الغرض یہ دورہ بہت کامیاب رہا اور مسلمان قوم میں اپنے جائز سیاسی، تعلیمی حقوق حاصل کرنے کے لئے بیداری پیدا ہوئی۔ اس دورہ سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حضرت ملک صاحب کو نصیحت کی تھی کہ صرف سیاسی امور پر تقاریر کرنا، مذہبی تقاریر کی ضرورت نہیں۔

☆......25 مارچ 1931ء کو ہندوؤں نے کانپور میں فرقہ وارانہ فساد کر کے مسلمانوں پر ہولناک مظالم ڈھائے، نہ بوڑھوں کے قتل سے رکے، نہ بچوں کے قتل سے جھجکے، عورتوں کی چھاتیاں کاٹ ڈالیں، مکانات جلا دیئے، دکانیں لوٹ لیں اور مساجد منہدم کر دیں۔ سفاکی اور بے رحمی کی انتہا یہ تھی کہ ہندوؤں نے مسلمانوں کی تباہی، بربادی، ہلاکت اور خون ریزی پر شادمانی کا اظہار کیا۔

جماعتی اخبار "الفضل" ہمیشہ سے ہی مظلوم کی حمایت اور مدد کے لئے وقف ہے، مسلمانوں پر ان خطرناک مظالم اور ذمہ دار حکام کی مجرمانہ غفلت کے خلاف زبردست آواز بلند کی۔ کان پور کے مصیبت زدہ مسلمانوں کی امداد کے لئے ایک مسلم ریلیف کمیٹی قائم ہوئی جسے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے دو سو روپے کا عطیہ ارسال فرمایا۔

جماعت احمدیہ کے وکلاء نے تحریک آزادی کے سلسلہ میں جو سنہری کارنامے دکھائے ان کے لئے ایک مستقل تصنیف کی ضرورت ہے، لیکن ان مجاہدین کی تحریک کے دوران بلا لحاظ مذہب و ملت بے لوث خدمات اور قربانیوں کا کسی قدر اجمالی خاکہ ذیل میں درج کشمیر کے مسلم زعماء کے عمومی تبصرہ جات سے ہو جاتا ہے۔

☆......جناب اللہ رکھا صاحب ساغر (جن کا شمار ریاست کشمیر کے ممتاز سیاسی رہنماؤں میں ہوتا تھا) نے بیان کیا:۔

"...... (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زیر قیادت کام کرنے والی) کشمیر کمیٹی کی حیثیت منفرد تھی۔ اس نے سائنٹیفک طور پر اس مہم کو بڑے منظم طریقے پر چلایا۔ پبلسٹی کو بہت فروغ دیا۔ حکومت ہند تک کئی یادداشتیں بھیجیں۔ متعدد وفود ارسال کئے اور سب سے بڑھ کر اندرون ریاست سے ایسا اچھا میل قائم کیا کہ لوگوں کو اس سے بڑی سہولت ملی۔ اطلاعات ہم لوگ فراہم کرتے۔ برطانوی ہند میں اس کو نشر کرنے کی ساری ذمہ داری کشمیر کمیٹی کی تھی اور یہ رابطہ بڑا سہل اور آسان رکھا گیا۔ ہر جگہ سے اطلاعات بڑے سادہ طریقہ پر پہنچائی جاتیں، کم خواندہ لوگ بھیجے جاتے اور اس کی نوک پلک درست کر کے اور اس کو دلنشین اور موثر پیرایہ میں ڈھال لیا جاتا تھا اور کشمیر کمیٹی کی کوئی ایجنسی اس کو نشر کر دیتی تھی۔ اس کے علاوہ روزمرہ کی ضروریات کے لئے مادی امداد بھی برابر پہنچتی رہتی تھی۔ مثلاً سائیکلوسٹائل مشین، سٹیشنری، مطبوعات وغیرہ کی سپلائی خفیہ راستوں سے باقاعدہ جاری رہتی تھی۔ چونکہ ریاست میں پکڑ دھکڑ عام ہو چکی تھی اور تمام قابل ذکر لیڈر اور کارکن گرفتار کر لئے گئے تھے بلکہ ان کے لواحقین تک کو بھی سیاسیات میں اپنے بڑھاپے یا کاروبار کی وجہ سے کم ہی دخل دیتے تھے۔ ان کو بھی مختلف الزامات میں ماخوذ کر لیا تھا اس لئے آئے دن ان کی قانونی امداد کی ضرورت پڑتی رہتی تھی چونکہ مسلم وکلاء اول تو تھے ہی کم اور اگر اکا دکا کہیں تھا بھی تو وہ خود اسیر زندان تھا۔ اس لئے اس پہلو میں بھی بڑی مدد کی ضرورت تھی اور اس سلسلہ میں کشمیر کمیٹی نے جہاں مقامی طور پر قانونی امداد میسر آ سکتی تھی اس کے مہیا کرنے کا بندوبست کیا اور جہاں یہ ناممکن تھا وہاں لاہور سے وکلاء مہیا کئے گئے۔ اور ان کے اخراجات کمیٹی نے بھی برداشت کئے۔ اس کے سوا چھوٹے بڑے دوسرے کاموں کیلئے اخراجات کی کافی ضرورت ہوتی تھی اس میں شبہ نہیں کہ ہنگامی قسم کے اخراجات تو مقامی طور پر بے شک پیدا ہو جاتے تھے لیکن دور رس اور مسلسل قسم کے اخراجات کے لئے کشمیر کمیٹی مالی مدد بھی کرتی تھی۔ میرا ذاتی نقطہ نظر یہ ہے کہ کشمیر کمیٹی نے 1931ء میں جو مالی امداد تحریک کشمیر کی کی وہ لامحالہ بڑی ٹھوس اور وزن دار تھی اور پائیداری اور نتیجہ خیزی کے لحاظ سے بے مثل تھی۔"

☆......شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ صاحب نے اکتوبر 1933ء میں بمقام "صفا کدل" ایک تقریر کی تھی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ کیا تم اس جماعت کو "مردہ باد" کہتے ہو جس جماعت کے ہر فرد میں .... جیسا ایثار ہے اور آپس میں ایسی ہمدردی ہے جیسا کہ قرون اولیٰ والے مسلمانوں میں تھی کیا تم کو معلوم نہیں کہ یہاں کے اکثر پیرزادے یا اور دیگر طلب علم کے لئے جاتے ہیں تو وہاں شہر شہر در بدر پھرتے ہیں جس وقت وہ قادیان پہنچ جاتے ہیں تو انہیں وہاں آسائش اور آرام ملتا ہے حتیٰ کہ وہ ایک عالم یا گریجوایٹ بن کر وہاں سے نکلتا ہے وہ لوگ نرمی، اخلاق اور تہذیب میں مشہور ہیں۔

"......... جب میں قید بند کے زمانہ میں بالکل بے بس اور لاچار تھا میں نے یہاں کے وکلاء سے مدد مانگی تو انہوں نے صاف انکار کیا بلکہ دوگنا معاوضہ طلب کیا۔ پھر میں نے ہندوستان کے مسلمانوں سے درخواست کی وہاں سے بھی ناامیدی ہوئی۔ پھر اس جماعت کے امام سے میں نے مدد کی درخواست کی .... تو فوراً انہوں نے ہر رنگ میں ہماری مدد کی جس سے تم بے خبر نہیں ہو۔ جس وقت ان کے ایک وکیل کو گھر سے تار آیا کہ اس کے بچے بیمار ہیں تو وہ میرے پاس آیا میں نے انہیں جانے کے لئے مشورہ دیا لیکن انہوں نے جواب دیا۔ اگر یہاں ایک مسلمان آزاد ہو جائے تو میں سمجھوں گا کہ میرے بچے صحت یاب ہو گئے۔ بعد میں اس کے بچے یہاں ہی آئے۔ تو .... کیا تم میں سے بہتوں نے نہیں دیکھا کہ وہ صاحب ایک ہاتھ سے بچوں کی مالش کرتے تھے اور ایک ہاتھ سے .... مسل کا مطالعہ کرتے تھے۔"

☆......صاحب دین صاحب میر پور نے اکتوبر 1933ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے نام مندرجہ ذیل خط لکھا:۔

"مظلومان خطہ کشمیر خاص کر مہجوران و مظلومان میر پور پر جو الطاف و اکرام .... معلی القاب نے کئے ہر صاحب خرد و ہوش پر اظہر من الشمس ہیں۔

کون نہیں جانتا کہ از ابتدائے تحریک تا حال زیر صدارت (حضرت مصلح موعود) مریدان باعقیدت مولوی ظہور الحسن، مسٹر محمد یوسف، عزیز احمد اور شیخ بشیر احمد صاحب جیسے لائق اشخاص کی بے لوث خدمات نے میر پور کیا بلکہ ریاست بھر کے بے کس و بے نوا انسانوں کے سفینہ حیات کو گرداب استبداد میں جور و تظلم کے تھپیڑوں سے بچا کر ساحل استراحت کی جانب لا رکھا۔ (آپ) کے فیض عام اور احباب متذکرہ بالا کی خدمات کے نقش مسلمان میر پور کے صفحہ دل پر قیامت تک منقش رہیں گے۔ جن کا اعتراف تا حد علم ہر ایک موقع پر کرتے رہے اور کرتے رہیں گے۔"

☆......جناب عتیق الرحمٰن صاحب کشمیری نے "انقلاب" 20 اپریل 1932ء میں لکھا:۔

"آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے جس خلوص اور ہمدردی کے ساتھ مظلوم مسلمانان ریاست جموں و کشمیر کو مالی، جانی، قانونی امداد دی۔ اس کے لئے ہمارے جسم کا ذرہ ذرہ زبان سپاس ہے اور ہم اس کمیٹی کی بے لوث مالی امداد کے تا زیست ممنون رہیں گے۔ اس کمیٹی نے شہداء کے پسماندگان کا خیال رکھا۔ یتامیٰ و ایامیٰ (بیوگان۔ ناقل) کی پرورش کی۔ محبوسین کے پسماندگان کو مالی مدد دی۔ ماخوذین کو قانونی امداد دی۔ کارکنوں کو گرانقدر مشورے دیئے۔ جنگلوں اور پہاڑوں میں جا کر مظلومین کی امداد کی۔ ماخوذین کی اپیلیں کیں۔ اور ان کے مقدمات کی پیروی کی۔ قابل ترین قانونی مشیر بہم پہنچائے۔ ہندوستان اور بیرون ہند میں ہماری مظلومیت ظاہر کرنے کے لئے جان توڑ کوشش کی۔ ہماری آواز کو حکام بالا تک پہنچایا۔ ہماری تسلی اور تسکین کی خاطر اشتہارات اور ٹریکٹ شائع کئے۔ ہر وقت قابل اور موزوں والنٹیئر دیئے۔ دنیائے اسلام کو ہمارے حالات سے آگاہ کر کے ہمدردی پر آمادہ کیا......"

فرقان فورس

☆......فرقان فورس کا مختصر تعارف یہ ہے کہ ستمبر 1947ء کی مجلس شوریٰ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جماعت کو ظاہری جنگ کے لئے تیار رہنے کی طرف متوجہ کیا۔ پھر حالات کی خرابی نظر آنے پر افواج پاکستان کے بعض افسران نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں جموں کے محاذ پر ایک پلاٹون بھجوانے کی درخواست کی جس پر صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی کمان میں چالیس پچاس احمدی نوجوان مادر وطن کی عوام کی حفاظت کے لئے سرحدی گاؤں معراجکے میں متعین کئے گئے اور وطن کی خدمت میں یہاں دو احمدی نوجوانوں نے جام شہادت نوش فرمایا۔

(1) برکت علی صاحب۔ سیالکوٹ

(2) اللہ رکھا صاحب۔ گجرات

اسی دوران حکومت پاکستان کی طرف سے ایک رضا کار بٹالین کے قیام کا منشاء ظاہر ہوا اور خدمت مخلوق کے لئے کمر بستہ جماعت احمدیہ اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ظاہری جہاد میدان عمل میں اتری۔

شدید موسمی حالات، بارشوں کی وجہ سے معدوم پگڈنڈیاں اور پہاڑی راستے، دشمن کی مسلسل فضائی بمباری، میدانی علاقوں سے رضا کارانہ طور پر پہاڑی علاقہ میں جنگی حالات میں آنے والے ہر طبقہ کے نوجوان، زادراہ اور جنگی سامان نیز فوجی تربیت کا فقدان الغرض کوئی چیز بھی مجاہدین کو اس خاص خدمت سے باز نہ رکھ سکی۔ حتیٰ کہ ہسپتال میں زخمی مریض بھی اپنے بستر سے ''چوری'' بھاگ کر میدان میں شامل جہاد ہو جاتے تھے، دوران جنگ بمباری سے زخمی ہونے والوں نے ساری زندگی اپنے زخموں اور پہنچنے والے نقصانات کا کسی سے بھی ذکر نہ کیا۔ اس فورس کی اکثریت درج ذیل ایثار پیشہ رضا کاران پر مشتمل تھی۔ خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد، مربیان احمدیت، جامعہ احمدیہ، مدرسہ احمدیہ، تعلیم الاسلام ہائی سکول و کالج کے اساتذہ وطلبہ، ڈاکٹر، زمیندار، دکاندار، کلرک، غرض یہ کہ ہر طبقہ اور حلقہ کے احمدی اس جہاد میں شامل رہے۔

درج ذیل خوش نصیبوں کو خدا تعالیٰ نے اس خدمت کے دوران شہادت کا رتبہ نصیب کیا:

(1) چوہدری نصیر احمد (2) چوہدری محمد اسلم ولد چوہدری جہان خان مانگٹ صاحب۔ حافظ آباد شہادت بمقام: باغسر (خاکسار کے والد صاحب کے ماموں جان تھے) (3) چوہدری منظور احمد (4) عبدالرزاق صاحب (5) تخی جنگ صاحب (6) غلام یٰسین صاحب (7) محمد خان صاحب (8) بشیر احمد ریاض (9) عبدالرحمٰن صاحب

جون 1950ء میں فرقان فورس کی سبکدوشی کے موقع پر افواج پاکستان کے کمانڈر انچیف نے فرقان فورس کے تحت بے لوث خدمت کرنے والوں کے نام اپنا خاص پیغام بھجوایا۔ اس جنگ کے بارہ میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے فرمایا: ''ہم نے کشمیر میں اپنے شہید چھوڑے ہیں جگہ جگہ ان کے خون کے دھبوں کے نشان چھوڑے ہیں''

فرقان بٹالین کے جانباز مجاہدین کو غیر از جماعت حلقوں کی طرف سے بھی خراج تحسین ادا کیا گیا چنانچہ حکیم احمد الدین صاحب صدر جماعت ''المشائخ'' سیالکوٹ نے اپنے رسالہ ''قائد اعظم'' بابت ماہ جنوری 1949ء میں لکھا:-

''اس وقت تمام ...... جماعتوں میں سے احمدیوں کی قادیانی جماعت نمبر اول پر جا رہی ہے۔ وہ قدیم سے منظم ہے نماز، روزہ وغیرہ امور کی پابند ہے یہاں کے علاوہ غیر ممالک میں بھی اس کے (مربی) احمدیت کی (دعوت الی اللہ) میں کامیاب ہیں۔ قیام پاکستان کے لئے مسلم لیگ کو کامیاب بنانے کے لئے اس کا ہاتھ بہت کام کرتا تھا جہاد کشمیر میں مجاہدین آزاد کشمیر کے دوش بدوش جس قدر احمدی جماعت نے خلوص اور درد دل سے حصہ لیا ہے اور قربانیاں کی ہیں ہمارے خیال میں (مومنوں) کی کسی دوسری جماعت نے ابھی تک ایسی جرأت اور پیش قدمی نہیں کی۔ ہم ان تمام امور میں احمدی بزرگوں کے مداح اور مشکور ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ملک وملت اور مذہب کی خدمت کرنے کی مزید توفیق بخشے۔''

☆......ضلع کرنال کے ایک قصبہ پونڈری پورہ کے مسلمان 2 جون 1932ء کو مذبح تعمیر کر رہے تھے کہ ہندوؤں کے ایک بہت بڑے مسلح مجمع نے تعمیر مذبح کی پاداش میں نہتے مسلمانوں پر حملہ کر کے تین مسلمانوں کو شہید اور تیس کے قریب کو سخت زخمی کر دیا۔ جس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ڈلہوزی سے بذریعہ تار حضرت زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو مسلمانوں کی امداد اور اصل واقعات کی تحقیق کے لئے بھجوایا۔ جنہوں نے علاقہ کا دورہ کر کے افسران بالا کو توجہ دلائی نیز اخبارات کے ذریعہ سے پبلک کو علاقہ کے مظلوم مسلمانوں کی مظلومیت کے صحیح حالات سے آگاہ کیا۔

بالآخر جب مسلمانوں کی کوششوں سے وہاں کے ہندوؤں کے خلاف مقدمہ چلا تو وہاں کے مسلمانوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں درخواست کی کہ ان کی قانونی مدد کی جائے چنانچہ حضور کے ارشاد کے ماتحت جناب مرزا عبدالحق صاحب پلیڈر گورداسپور وہاں بھجوائے گئے۔ جنہوں نے تقریباً ایک ماہ وہاں رہ کر نہایت محنت سے مقدمہ کی پیروی کی۔ جس کے نتیجہ میں 24 کے قریب ملزموں کو سخت سزائیں ہوئیں۔ مسلمانان حصار نے مرزا عبدالحق صاحب احمدی وکیل کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا جنہوں نے بلا فیس عدالت ابتدائی میں پیروی کی تھی۔

☆......حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے جاپانی قونصل جنرل کو ایک خط لکھا تھا جس میں جاپانی وچینی مسلمانوں کے خلاف حکومت کے رویہ پر تشویش کا اظہار کیا۔ جاپانی قونصل جنرل نے جواب بھیجا کہ

''میں آپ کو بخوشی اطلاع دیتا ہوں کہ حکومت جاپان کو مسلمانوں کے خلاف ہرگز کوئی تعصب نہیں ہے۔ جاپان میں اہل اسلام کو اپنے مذہب اور قومی تہذیب وتمدن کے لحاظ سے پوری آزادی ہے۔'' نیز لکھا کہ

جاپان کا ہرگز کوئی ارادہ نہیں کہ اہل چین کے ساتھ جنگ کرے............چین کی مسلم آبادی بہت غربی جانب ہے اور موجودہ چینی جاپانی لڑائی کا اس حصہ ملک پر کوئی اثر نہیں جن چینیوں سے اس وقت جاپان کی لڑائی ہے وہ چین کے قوم پرست ہیں جو کمیونل خیالات کے زیر اثر ہیں چین کے مسلمان ان خیالات میں ان کے ساتھ متحد نہیں۔''

☆......حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو مسلمانوں کے ہر مذہبی فرقہ سے محبت تھی اور آپ ان کے قومی مفاد کی حفاظت کے لئے ہر وقت کمر بستہ رہتے تھے اس ضمن میں بوہرہ کمیونٹی کے امام سے بھی حضور کے مراسم وروابط تھے۔ انہی دنوں بوہروں میں باہمی چپقلش پیدا ہوئی جس کو ختم کروانے اور مرکزیت برقرار رکھنے کے لئے حضور نے جو اقدام کئے ان کا ہلکا سا نقشہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے اس مکتوب سے مل جاتا ہے جو انہوں نے دہلی سے حضور کو بھجوایا۔ لکھا:-

''بوہرہ کمیونٹی کے متعلق حضور کا تار ملا تھا اور سیٹھ اللہ بخش صاحب بھی اسمبلی گئے تھے۔ علیگ صاحب سے میں نے ان کے متعلق ذکر کیا تھا ....مگر میں اس بات کا خیال رکھوں گا کہ آپ ان کے امام کو Support کرتے ہیں۔''

☆......قریباً تمام کلیدی آسامیوں پر ہندو قابض تھے اس لئے مسلمانوں کے حقوق نہایت بے دردی سے پامال کئے جا رہے تھے۔ جب شہروں میں نئی نئی بجلی پہنچ رہی تھی۔ لیکن چونکہ ہائیڈرو الیکٹرک کا شعبہ (لوکل سیلف گورنمنٹ کے ہندو وزیر) ڈاکٹر گوکل چند نارنگ کے ماتحت تھا۔ لہٰذا یہاں بھی مسلمان اکثریت کو جائز اور واجبی حقوق سے محروم رکھا جا رہا تھا اس پر جماعتی اخبار ''الفضل'' نے حسب سابق آواز بلند کی اور مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے کوششیں کیں۔

☆......26 مارچ 1934ء کو نمائندگان جماعت احمدیہ کے ایک وفد نے دہلی میں وائسرائے ہند لارڈ ولنگڈن سے ملاقات کی اور ان کی خدمت میں ایک ایڈریس پڑھا جس میں بطور خاص تمام مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے حوالہ سے زور دیا گیا۔

☆......26 مارچ 1934ء کو عید الاضحیہ کی تقریب منائی گئی۔ یہ ایک مذہبی تہوار تھا مگر ہندوؤں نے اس موقعہ پر کئی مقامات پر مسلمان علاقوں میں ''گئو ہتیا'' کی آڑ لیکر حملہ کر دیا۔ اس شرارت کا سب سے زیادہ خمیازہ اجودھیا کے مسلمانوں کو بھگتنا پڑا۔ جہاں تین مسلمان شہید کر دیئے گئے۔ آٹھ مجروح ہوئے اور اٹھارہ مسلمانوں کے مکانات جلا دیئے گئے۔

جماعت احمدیہ کے آرگن ''الفضل'' نے اس فتنہ انگیزی کے خلاف دو پرزور اداریے لکھے۔

☆......20 اپریل 1907ء کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے ہندوستان کے شمال مشرق میں آنے والے ایک تباہ کن زلزلہ کا نظارہ دکھایا گیا۔ چنانچہ اس پیش گوئی کے عین مطابق 15 جنوری 1934ء کو ایک قیامت خیز زلزلہ آیا جس نے بنگال سے لیکر پنجاب تک تباہی مچا دی، بے شمار عمارتیں گر گئیں، زلزلہ سے زمین پھٹ گئی، طغیانی سے عمارتیں غرق ہوگئیں اور بیس ہزار انسانوں کی جانیں تلف ہوگئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 2 فروری 1934ء کے خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ وہ زلزلہ کے مصیبت زدگان کی بلا امتیاز مذہب وملت امداد کریں، مرکز کی طرف سے مولانا غلام احمد صاحب بدوملہی اظہار ہمدردی اور تفصیلات مہیا کرنے کے لئے بہار بھجوائے گئے۔ اور مئی 1934ء میں تیرہ سو روپیہ کی رقم حضرت مولانا عبدالماجد صاحب امیر جماعت احمدیہ بھاگلپور کو روانہ کی گئی۔

بقیہ صفحہ 6 بدظنی تمام گناہوں کی جڑ ہے

خطا کاروں کو معاف کر دے گا اور نیکوکاروں کو عذاب دے گا۔ ایسا خیال بھی اللہ تعالیٰ پر بدظنی ہے۔ اس لئے کہ اس کی صفت عدل کے سراسر خلاف ہے۔ گویا نیکی اور اس کے نتائج کو جو قرآن شریف میں اس نے مقرر فرمائے ہیں، بالکل ضائع کر دینا اور بے سود ٹھہرانا ہے۔ پس خوب یاد رکھو کہ بدظنی کا انجام جہنم ہے۔ اس کو معمولی مرض نہ سمجھو۔ بدظنی سے ناامیدی اور ناامیدی سے جرائم اور جرائم سے جہنم ملتا ہے۔ بدظنی صدق کی جڑ کاٹنے والی چیز ہے۔ اس لئے تم اس سے بچو اور صدیق کے کمالات حاصل کرنے کے لئے دعائیں کرو۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 247)

خدا تعالیٰ ہمیں بدظنی سے بچائے اور ہمیشہ صدق اور تقویٰ کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری اولادوں کو بھی اس سے بچائے۔

خدا کرے کہ ہم قرآن اور فرمان مصطفیٰ اور ہدایت مسیح الزمان کے احکامات کی تکمیل کرنے والے ہوں۔

بدظنی تمام گناہوں کی جڑ ہے

مکرم ندیم احمد فرخ صاحب

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں۔

(الحجرات:13)

بدظنی ایک بہت بڑی اخلاقی برائی ہے اور بلاشبہ یہ گناہ کا ابتدائی بیج ہے بظاہر جو باتیں ظاہری طور پر چھوٹی ہوتی ہیں مگر وقت آنے پر ایک مضبوط درخت بن جاتی ہیں اور یہی بدظنی گناہ کی صورت اختیار کر کے انسان کو گناہ کے گڑھے میں لا پھینکتی ہے۔ اسی لئے قرآن کریم میں بدظنی سے روکا گیا ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

''اور وہ مؤقف اختیار نہ کر جس کا تجھے علم نہیں۔ یقیناً کان اور آنکھ اور دل میں سے ہر ایک سے متعلق پوچھا جائے گا۔''

(بنی اسرائیل:37)

ہمارے پیارے آقا و مولا امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰؐ نے بھی اپنی امت کو یہی درس دیا ہے جیسا کہ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ

آپؐ فرمایا کرتے تھے بدظنی سے بچو۔ کیونکہ بدظنی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔

حضرت نبی کریمؐ نے نہ صرف بدظنی سے منع فرمایا بلکہ ہمیشہ حسن ظن کی اہمیت بھی واضح فرمائی چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا۔

''حسن ظن ایک حسین عبادت ہے۔''

(مسند احمد بن حنبل وابوداؤد کتاب الادب باب حسن ظن)

بدظنی ایک ایسی بیماری ہے کہ انسان کی روحانی زندگی کے ساتھ ساتھ جسمانی زندگی کو برباد کر دیتی ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود فرماتے ہیں۔

''نیک ظنی انسان میں ایک فطرتی قوت ہے اور جب تک کوئی وجہ بدگمانی کی پیدا نہ ہو۔ تب تک اس قوت کو استعمال میں لانا انسان کا ایک طبعی خاصہ ہے اور اگر کوئی شخص بلاوجہ اس قوت کا برتنا چھوڑ کر بدظنی کرنے کی عادت پکڑ لے تو ایسا انسان سودائی یا وہمی یا مجنون یا مسلوب الحواس کہلاتا ہے۔ مثلاً جیسے کوئی بازار کی شیرینی یا روٹی وغیرہ کو اس وہم سے کھانا چھوڑ دے کہ کہیں حلوائیوں یا نان بائیوں وغیرہ نے ان چیزوں میں زہر نہ ملا رکھی ہو۔ یا سفر کی حالت میں ہر ایک راستہ بتلانے والے پر شک کرے کہ شاید یہ مجھے دھوکہ ہی نہ دیتا ہو۔ یا حجامت کرانے کے وقت میں حجام سے ڈرے کہ کہیں استرہ مار کر مجھے قتل نہ کر دے یہ سب خیال مقدمات جنون اور دیوانگی کے ہیں۔''

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد اول صفحہ 96)

حضرت اقدس مسیح موعود نے بہت سے مواقع پر بدظنی سے منع بھی فرمایا اور بدظنی سے پیدا ہونے والی برائیوں کا مفصل ذکر بھی فرمایا اور پھر بدظنی کے انجام سے باخبر کرنے کے ساتھ ساتھ صدق کی تعلیم دی جو کہ گناہ کی اس جڑ یعنی بدظنی کو کاٹ ڈالنے والی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود نے بدظنی کو ایک ایسی بلا قرار دیا جو کہ انسان کو تاریک کنویں میں گرا دیتی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

بدظنی ایک ایسا مرض ہے اور ایسی بری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے ایک تاریک کنویں میں گرا دیتی ہے۔ بدظنی ہی ہے جس نے ایک مردہ انسان کی پرستش کرائی۔ بدظنی ہی تو ہے جو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی صفات خلق، رحم، رازقیت وغیرہ سے معطل کر کے نعوذ باللہ ایک فرد معطل اور شئے بیکار بنا دیتی ہے۔ الغرض اس بدظنی کے باعث جہنم کا بہت بڑا حصہ، اگر کہوں کہ سارا حصہ بھر جائے گا، تو مبالغہ نہیں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ماموروں سے بدظنی کرتے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں سے اور اس کے فضل کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 62)

حضرت اقدس مسیح موعود نے ایک اور موقعہ پر فساد کی ابتداء کا موجب ظن کو قرار دیا ہے۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

فساد اس سے شروع ہوتا ہے کہ انسان ظنون فاسدہ اور شکوک سے کام لینا شروع کرے۔ اگر نیک ظن کرے تو پھر کچھ دینے کی توفیق بھی مل جاتی ہے۔ جب پہلی ہی منزل پر خطا کی تو پھر منزل مقصود پر پہنچنا مشکل ہے۔ بدظنی بہت بری چیز ہے۔ انسان کو بہت سی نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے اور پھر بڑھتے بڑھتے نوبت یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ انسان خدا پر بدظنی شروع کر دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 375)

ایک اور مقام پر آپ نے بدظنی کو ایسا گناہ قرار دیا ہے کہ جس کا تعلق صرف انسان ہی نہیں بلکہ خدائے بزرگ و برتر سے بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

بدظنی ایک ایسا خطرناک گناہ ہے کہ جس کا تعلق نہ صرف مخلوق سے بلکہ خالق سے بھی ہوتا ہے اسی طرح خدا کی طرف سے آنے والے ماموریں کے متعلق بھی یہ گناہ اپنی پوری شدت کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ ان ہر سہ پہلوؤں کے حوالے سے سیدنا حضرت مسیح موعود اس پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں۔

یہ خوب یاد رکھو کہ ساری خرابیاں اور برائیاں بدظنی سے پیدا ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس سے بہت منع فرمایا ہے اور پھر فرمایا کہ ان بعض الظن اثم (الحجرات:13)...... میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔ صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوءظن پیدا ہو، تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے، تا کہ اس معصیت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے۔ اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہئے۔ یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 246)

ایک اور موقعہ پر آپ نے بدظنی کو منجر بہ جنون کے مقام پر پہنچا دینے والی قرار دیا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

دو قوتیں انسان کو منجر بہ جنون کر دیتی ہیں۔ ایک بدظنی اور ایک غضب جبکہ افراط تک پہنچ جاویں۔ ایک شخص کا حال سنا کہ وہ نماز پڑھا کرتا تھا کہ اول ابتداء جنون کی اس طرح سے شروع ہوئی کہ اسے نماز کی نیت کرنے میں شبہ پیدا ہونے لگا اور جب پیچھے اس امام کے کہا کرے تو امام کی طرف انگلی اٹھا دیا کرے۔ پھر اس کی تسلی اس سے نہ ہوتی تو امام کے جسم کو ہاتھ لگا کر کہا کرے کہ ''پیچھے اس امام کے۔'' پھر اور ترقی ہوئی تو ایک دن امام کو دھکا دے کر کہا کہ ''پیچھے اس امام کے۔''

پس لازم ہے کہ انسان بدظنی اور غضب سے بہت بچے۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 404)

آپ نے بدظنی کو شرک کی ابتدائی اینٹ بھی قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

شر بدظنی سے پیدا ہوتا ہے۔ قرآن شریف کو اول سے آخر تک پڑھنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بدظنی مت کرو۔ اللہ تعالیٰ کا ساتھ نہ چھوڑو۔ اسی سے مدد مانگو۔ اللہ تعالیٰ ہر میدان میں مومن کی مدد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں میدان میں تیرے ساتھ ہوں وہ اس کے لئے ایک فرقان پیدا کر دیتا ہے جو اس کے وعدوں پر بھروسہ نہیں کرتا وہ بدظنی کرتا ہے۔ جو شخص خدا تعالیٰ سے نیک ظن کرتا ہے وہ اس کی طرف رجوع کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے بدظنی کرتا ہے، وہ مجبور ہوتا ہے کہ اپنے لئے کوئی دوسرا معبود بنائے اور شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 35)

چنانچہ اسی بات کا اظہار آپ اپنے منظوم کلام میں یوں فرماتے ہیں۔

گر نہ ہوتی بدگمانی کفر بھی ہوتا فنا
اس کا ہووے ستیاناس اس سے بگڑے ہوشیار
بدگمانی سے تو رائی کے بھی بنتے ہیں پہاڑ
پر کے اک ریشہ سے ہو جاتی ہے کوّوں کی قطار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد نمبر 21 صفحہ 130)

پھر ایک اور موقعہ پر آپ نے تمام گناہوں کی جڑ بدظنی قرار دیا ہے آپ فرماتے ہیں۔

سارے گناہوں کی جڑ بدظنی ہے لکھا ہے کہ جب کافر لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے انہیں کہا جائے گا کہ یہ تمہاری بدظنی کا نتیجہ ہے۔ خدا تعالیٰ کا رسول تمہارے پاس آیا۔ اس نے تمہیں نیکی کی بات سکھائی۔ توبہ اور استغفار کا سبق دیا پر تم نے اس کی مخالفت کی اور اس پر بدظنی کر کے کہا کہ تجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی الہام نہیں ہوتا۔ تو سب باتیں اپنے پاس سے بنا کر کہتا ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 40)

پھر آپ نے بدظنی کے انجام سے باخبر کرتے ہوئے فرمایا۔

انسان کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ پر بدظنی کرنے سے بچے کیونکہ اس کا انجام آخر میں تباہی ہوا کرتا ہے۔ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے (-) (حم السجدہ:24) اس لئے سمجھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ پر بدظنی کرنا اصل میں بے ایمانی کا بیج بونا ہے جس کا نتیجہ آخرکار ہلاکت ہوا کرتا ہے۔ جب کبھی خدا تعالیٰ کسی کو اپنا رسول بنا کر بھیجتا ہے تو اس کی مخالفت کرتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 412)

پھر آپ نے بدظنی کے انجام سے باخبر کرتے ہوئے فرمایا۔

انسان کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ پر بدظنی کرنے سے کیونکہ اس کا انجام آخر میں تباہی ہوا کرتا ہے۔ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے (-) (حم السجدہ:24) اس لئے سمجھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ پر بدظنی کرنا اصل میں بے ایمانی کا بیج بونا ہے جس کا نتیجہ آخرکار ہلاکت ہوا کرتا ہے۔ جب جبھی خدا تعالیٰ کسی کو اپنا رسول بنا کر بھیجتا ہے تو جو اس کی مخالفت کرتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 412)

حضرت اقدس مسیح موعود ایک اور موقعہ پر فرماتے ہیں۔

غرض بدظنی انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔ یہاں تک لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے، تو اللہ تعالیٰ ان سے یہی فرمائے گا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بدظنی کی۔ بعض لوگ اس خیال کے بھی ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سیمینار بعنوان الفضل۔ سرگودھا

الفضل کی صد سالہ تقریبات کے سلسلہ میں ایک سیمینار سرگودھا شہر میں 6/ اکتوبر 2012ء کو منعقد ہوا۔ بیت الذکر میں ہونے والے اس پروگرام کا مقصد احباب کو الفضل کے مطالعہ کی ترغیب اور خریداری میں اضافہ کی طرف توجہ دلانا تھا۔

اس تقریب کی صدارت مکرم ملک گلزار احمد صاحب امیر ضلع سرگودھا نے فرمائی۔ تلاوت کے بعد مکرم مجید احمد قریشی صاحب جنرل سیکرٹری ضلع اور مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے الفضل کی تاریخ اور خدمات کا ذکر فرمایا۔ مکرم طاہر مہدی صاحب مینیجر روزنامہ الفضل نے خریداری اور مالی امور کا جائزہ پیش کیا۔ مکرم امیر صاحب نے صدارتی کلمات میں احباب کو خریداری بڑھانے کی پرزور تلقین فرمائی۔

اس اجلاس میں مکرم امیر صاحب کی عاملہ، خدام الاحمدیہ و انصاراللہ ضلع کی عاملہ اور دیگر عہدیداروں نے شرکت کی۔ نماز ظہر کے بعد تمام احباب کو کھانا پیش کیا گیا۔

درخواست دعا

مکرم سید ارشد احمد شاہ صاحب اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ سیدہ محمودہ ناہید صاحبہ بنت حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحب اہلیہ محترم سید احمد شاہ صاحب سابق مربی سلسلہ مغربی افریقہ ان دنوں بیمار ہیں۔ ہسپتال سے گھر آ گئی ہیں۔ طبیعت پہلے سے کچھ بہتر ہے کمزوری زیادہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے انہیں شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد جج صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے سندھ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

اعزاز

(مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول دارالرحمت غربی ربوہ)

فیصل آباد بورڈ کے تحت ایف ایس سی کے امتحانات 2013-2012ء میں ادارہ ہذا کی کل 88 طالبات نے شمولیت اختیار کی۔ اس میں کامیاب ہونے والی طالبات کی تعداد 83 ہے۔ اس کے مطابق کامیابی کا تناسب 93% رہا۔ پری میڈیکل گروپ میں ادارہ ہذا کی طرف سے پہلی تین پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات درج ذیل ہیں۔ عزیزہ سعدیہ مبشر بنت مکرم مبشر احمد خالد صاحب نے 994، عزیزہ علینہ خان بنت مکرم محمد خان صاحب نے 982 اور عزیزہ نائمہ بشارت بنت مکرم بشارت احمد صاحب نے 967 نمبر حاصل کئے۔

اسی طرح پری انجینئرنگ گروپ میں ادارہ ہذا کی طرف سے پہلی تین پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات عزیزہ نائلہ توصیف بنت مکرم توصیف احمد احسان صاحب نے 971، عزیزہ حافظہ عالیہ نایاب بنت مکرم انور علی صاحب نے 943 اور عزیزہ ہانیہ ایمن بنت مکرم مرزا سلطان احمد صاحب نے 885 نمبر حاصل کئے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ادارہ ہذا اور جماعت کیلئے ہر جہت سے مبارک فرمائے اور ان طالبات کی کامیابی کو آئندہ اعلیٰ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(پرنسپل مریم صدیقہ گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ)

ایمبولینس کی فراہمی

(فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ربوہ کے تمام احباب جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جب بھی مریض کو ایمرجنسی کی صورت میں ہسپتال لانا مقصود ہو تو درج ذیل نمبرز پر فوری رابطہ فرمائیں اور متعلقہ کارکن کو ایمبولینس کی فراہمی کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

فون نمبر 6211373,6213909

6213970, 6215646

ایکسٹنشن ایمبولینس سٹیشن-184

استقبالیہ -120

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اعزاز

مکرم ڈاکٹر نصیر احمد شریف صاحب حافظ والا تحصیل پپلاں ضلع میانوالی لکھتے ہیں۔

وزیر اعلیٰ کے پروگرام "پنجاب یوتھ فیسٹیول 2012ء" کے تحت تحصیل کی سطح پر پینٹنگ (Painting) کا مقابلہ ہوا تحصیل پپلاں کے تمام ہائی سکولز کے طلباء وطالبات نے شرکت کی۔ خاکسار کے بیٹے مکرم مرزا قاصد احمد صاحب واقف نو گورنمنٹ ہائی سکول حافظ والا کی نمائندگی کرتے ہوئے اس مقابلہ پینٹنگ میں تحصیل پپلاں میں دوسری پوزیشن حاصل کر کے تعریفی سند اور نقد انعام کے حقدار ٹھہرے۔ اور ضلعی سطح پر مقابلہ پینٹنگ کیلئے تحصیل پپلاں کی نمائندگی کیلئے بھی منتخب ہوئے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے۔ دینی اور دنیاوی ترقیات عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد اکبر جاوید صاحب ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی دارالنصر اور مکرمہ طاہرہ اکبر صاحبہ ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کو مورخہ 4/ اکتوبر 2012ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تاشف جاوید نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد ارشد خان صاحب خوشنویس پنشنر صدر انجمن احمدیہ کا پوتا، مکرم حکیم منور احمد عزیز صاحب کا نواسہ اور مکرم منشی محمد اسماعیل صاحب سابق ہیڈ کاتب روزنامہ الفضل عرصہ خدمت (1934ء تا 1989ء) کی نسل میں سے ہے۔ احباب جماعت سے بچے کے نیک، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم احمد منیب انجم صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد جڑانوالہ شہر لکھتے ہیں۔

میرے بڑے بھائی مکرم منصور احمد صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ جڑانوالہ شہر مورخہ 5/ اکتوبر 2012ء کو جڑانوالہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب سابق امیر شہر جڑانوالہ کے بیٹے مکرم عبدالاعلیٰ صاحب سیکرٹری مال جڑانوالہ کے بھائی اور مکرم پروفیسر محمد ثناء اللہ صاحب شیخوپورہ کے برادر نسبتی تھے۔ مورخہ 5/ اکتوبر کو ہی مکرم ناصر احمد صاحب گورایہ مربی ضلع فیصل آباد نے بعد از نماز مغرب بیت الاحمدیہ جڑانوالہ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے۔ جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ مورخہ 6/ اکتوبر 2012ء کو بعد نماز فجر مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بیت المبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم جڑانوالہ میں لمبے عرصے تک بطور سیکرٹری مال، زعیم اعلیٰ انصاراللہ اور دیگر خدمات کی توفیق پاتے رہے۔ نیز ضلعی عاملہ خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ میں قریباً 30 سال کے لمبے عرصے تک مختلف ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق ملی۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ صدر لجنہ اماء اللہ جڑانوالہ، ایک بیٹے مکرم احمد فراز صاحب لندن اور ایک بیٹی مکرمہ قانتہ منصور صاحبہ اہلیہ مکرم وسیم احمد صاحب بورے والا سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور درجات بلند فرمائے نیز لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

نماز جنازہ

مکرم اعجاز احمد صاحب جرمنی تحریر کرتے ہیں کہ میرے والد مکرم چوہدری ریاض حسین صاحب باجوہ چک نمبر R-191/7 بہاولنگر جرمنی میں مورخہ 14/ اکتوبر 2012ء کو وفات پا گئے ہیں۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ 17/ اکتوبر 2012ء کو بعد نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں ہوگی۔

مورچری کی سہولت

احباب جماعت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورچری یعنی میت کو سردخانہ میں رکھنے کی سہولت موجود ہے۔ ایسی صورت میں جہاں میت کو مورچری میں رکھنا ضروری ہو تو امیر صاحب جماعت/ صدر صاحب محلّہ کی تصدیق سے اس سہولت سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ www.foh-rabwah.org

0476213909,6213970,6211373

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ربوہ کے مضافات میں پلاٹس کے خریداران متوجہ ہوں

ربوہ کے مضافات میں جن احباب کے پلاٹس ہیں ان سے گزارش ہے کہ اپنے پلاٹس پر قبضہ کرنے کیلئے چاردیواری اور کم ازکم ایک کمرہ تعمیر کریں۔ جو احباب مضافاتی کالونیوں میں اپنے پلاٹ کی خرید وفروخت کسی پراپرٹی ڈیلر یا ایجنٹ کے ذریعہ کرنا چاہیں تو ان سے درخواست ہے کہ وہ صرف منظور شدہ پراپرٹی ڈیلر کی معرفت تحریری سودا کریں اور سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ ضرور چیک کر لیں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15،20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

19 اکتوبر 2012ء

5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:55 am	یسرنا القرآن
6:20 am	دورہ حضور انور غانا
7:30 am	جاپانی سروس
7:50 am	ترجمۃ القرآن
9:05 am	حج بیت اللہ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:10 am	درس حدیث
11:15 am	یسرنا القرآن
11:45 am	دورہ حضور انور غانا
12:35 pm	سرائیکی سروس
1:20 pm	راہ ہدیٰ
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	فقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ LIVE
6:15 pm	سیرت النبی ﷺ
6:55 pm	تلاوت قرآن کریم
7:10 pm	یسرنا القرآن
7:30 pm	بنگلہ سروس
8:40 pm	خلافت احمدیہ سال بہ سال
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 اکتوبر 2012ء
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm	دورہ حضور انور

20 اکتوبر 2012ء

12:25 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:00 am	فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 اکتوبر 2012ء
3:10 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	یسرنا القرآن
5:55 am	دورہ حضور انور غانا
7:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 اکتوبر 2012ء
8:15 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
11:55 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2011ء
12:55 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	سٹوری ٹائم
1:50 pm	سوال و جواب
2:45 pm	انڈونیشین سروس
3:45 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 اکتوبر 2012ء
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:10 pm	سٹوری ٹائم
5:25 pm	الترتیل
5:55 pm	انتخاب سخن LIVE
6:55 pm	بنگلہ پروگرام
7:55 pm	حج کی اہمیت
9:00 pm	راہ ہدیٰ LIVE
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:30 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2011ء

21 اکتوبر 2012ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہ ہدیٰ
3:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 اکتوبر 2012ء
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:50 am	الترتیل
6:30 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2011ء
7:25 am	سٹوری ٹائم
7:40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 اکتوبر 2012ء
8:50 am	حج کی اہمیت
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:25 am	یسرنا القرآن
11:45 am	جامعہ احمدیہ یوکے
1:00 pm	فیتھ میٹرز
2:05 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سپینش سروس
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 19 اکتوبر 2012ء
7:10 pm	بنگلہ سروس
8:10 pm	جامعہ احمدیہ یوکے کلاس
9:25 pm	حج کی اہمیت
10:35 pm	کڈز ٹائم
11:05 pm	یسرنا القرآن
11:30 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:50 pm	جامعہ احمدیہ یوکے کلاس

درخواست دعا

مکرم حافظ وقاص نعیم باجوہ صاحب آف میلبورن آسٹریلیا تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ امۃ الرؤف صاحبہ اہلیہ مکرم نعیم اللہ باجوہ صاحب ان دنوں پتے میں پتھری کی وجہ سے علیل ہیں۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کے سی سی یو میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 17۔اکتوبر	
طلوع فجر	4:46
طلوع آفتاب	6:10
زوال آفتاب	11:55
غروب آفتاب	5:36

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/120 روپے بڑی -/400 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

پیٹ کی ریح گیس اور قبض کیلئے
ریح شکن
قبض کشاء گولیاں
سیمپل نمونہ فری
حکیم منور احمد عزیز: 03346201283,03336706687
TAHIR طاہر
طاہر دواخانہ رجسٹرڈ بلال مارکیٹ ربوہ

الحمید ہومیو کلینک
پرانی اور نئی لیکن ضدی امراض
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے
ڈی ایچ ایم ایس پنجاب آر ایم ایم پی (پاکستان)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ
0344-7801578

Got.Lic# ID.541
IATA
ملکی وغیر ملکی ٹکٹ۔ریکنفرمیشن۔انشورنس
ہوٹل بکنگ کی بارعایت سروس کے لئے
Sabina Travels Consultant
Yadgar Road Rabwah
047-6211211,6215211
0334-6389399

FR-10

اب مردانہ سیل سیل سیل
صرف 1 دن کیلئے
مورخہ 19 اکتوبر 2012ء بروز جمعہ
قیمت صرف -/200 -/250 -/300
نیو کامران شوز
ریلوے روڈ حسین مارکیٹ ربوہ

Learn: I.E.LT.S &
Spoken Engilsh
by a qualified Teacher
with in one month Only
Spoken Engilsh اور
I.E.L.T.S سیکھیں
بذریعہ کوالیفائیڈ لیڈی ٹیچر صرف ایک ماہ میں
Contact# 0312-7654870

سیل - سیل - سیل
لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن شوز کی نئی ورائٹی پر سیل
(کوالٹی گارنٹی)
نیو رشید بوٹ ہاؤس گولبازار ربوہ
03458664489

ایکسپریس کوریئر سروس
کی جانب سے خوشخبری
جرمنی + بیلجیئم + برطانیہ + امریکہ + کینیڈا + آسٹریلیا
اور دیگر ممالک میں 20 کلو اور اس سے زائد پارسل
بھجوانے پر حیرت انگیز کمی
یورپ کے پارسل پر ٹیکس نہ لگنے کی گارنٹی
اعلیٰ سروس ہماری پہچان
Express Courier Service
گول بازار نزد مسلم بینک ربوہ فون: 047-6214955
برانچ: نزد سپر برگر بشارت مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6214956
شیخ زاہد محمود: 0321-7915213